

پروفیسر طاہر القادری کی مسلکی و اعتقادی حقیقت و کیفیت

مولانا محمد حسن علی رضوی

پروفیسر طاہر القادری صاحب سے متعلق استفسار کرنے والے احباب و حضرات فقیر کی دو گزشتہ فیصلہ کن قسطوں سے یقیناً مطمئن ہو گئے ہوں گے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضور اقدس سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ و سرکار غوث اعظم یا امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم کا نام لینا اور اُن کے فضائل و کمالات بیان کرنا ہی کافی نہیں، جب تک ان سرکاروں کے معاندین و حاسدین اور کھلم کھلے توہین و تنقیض کرنے والے گستاخوں کا بائیکاٹ اور ان کا ردّ ابطال نہ کیا جائے، زبانی کلامی تعریف و توصیف کچھ معنی نہیں رکھتی۔ دیکھئیے تقویۃ الایمان تحذیر الناس براہین قاطعہ حفظ الایمان وغیرہم کتب کئی گستاخانہ عبارات کی نوع بنوع تاویلات کرنے والے مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان لکھنؤ بزعم خود کیسے پکے سچے عاشق بن کر لکھتے ہیں: "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہیں بلکہ دوسری مخلوقات کو آپ سے وہ نسبت بھی نہیں جو ستاروں کو آفتاب سے ہے بلکہ ہمارے اکابر نے یہاں تک تصریح کی ہیں کہ روضہ اقدس وہ پاک اور خوش نصیب مٹی جو جسد اطہر سے ملی ہوئی ہے وہ بھی عرش اعظم سے افضل ہے۔" (ملخصاً دلکش نظارہ ص 50)

اسی قسم کی زبانی جمع خرچ کی باتیں قسمیں کھا کھا کر "الشہاب الثاقب" کے دروغ گو مصنف نے بھی کی ہیں مگر توہین آمیز گستاخانہ عبارات اور اہل توہین کے متعلق گونگے، کسی بھی قسم کا حکم شرعی بتانے اور لگانے سے قاصر و عاجز رہے۔ یہی حال پروفیسر صاحب اپنی بگڑی ساکھ اور کٹتی ناک کو بچانے اور سنیوں میں خود کو سرخرو کرنے کے لئے "کیو ٹی وی" پر بزعم خود بڑے محققانہ اور حکیمانہ انداز میں فضائل بیان کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنے ان بیانات اور خطبات میں سچے ہیں تو اُن کے وہ اقوال و فرمودات جو ہم نے قسط اول اور دوم میں نقل کئے، اُن سے غیر مشروط و غیر مبہم انداز میں رجوع کریں۔ اکابر علماء اہلسنت و اعظم مفتیان شریعت کے حسب تصریحات اپنی آوارگی فکر کے حامل جدید انداز فکر میں تبدیلی کریں اور امام اہلسنت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے مسلک حق کے حدود و قیود میں اپنی منہاج کے مشن کو آگے بڑھائیں تو کسے کوئی شکایت ہی نہ ہو مگر اس میں ان کی انانیت سدا ہے۔ اُن کی افتاد طبع اور متکبرانہ انداز فکر کے کماحقہ ادراک و مشاہدہ کے بعد ہی تو نبیرہ اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری الازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا تھا کہ۔۔۔ "پروفیسر صاحب سے دریافت کرنا چاہئیے کہ جناب نے اہلسنت و جماعت (جسے بریلویت سے تعبیر کرتے ہیں) کو فرقہ پرستوں میں کیوں گن لیا اور یہ لکھ ڈالا کہ بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیث، شیعیت ایسے عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے؟ جناب کی اس عبارت کے تیور یہ کہتے ہیں کہ اہلسنت (بریلویت) سمیت کوئی مسلک اسلامی نہیں بلکہ اسلام سے بیزار کرنے والا اور وحشت کا موجب ہے۔ پھر مسلک اسلامی کیا ہے؟ پروفیسر صاحب اگر حسام الحرمین کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا برد اور انکار کریں تو دلائل عدمی قبول ہیں ورنہ صریح ہٹ دھرمی اور اُن کی لٹی بھی وہی احکام جو دہلیہ وغیرہم کے لئے علماء نے ارشاد فرمائے۔۔۔ "واللہ اعلم۔ اسی طرح کسی قسم کی زبانی جمع خرچ کی باتیں مرکز اہلسنت دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے ایک فتویٰ میں منظر اسلام کے علماء مفتیان عظام نے بہت ہی حقیقت افروز انداز میں واضح فرمایا۔ صاف صاف لکھا کہ "جو سب کو اچھا کہتا ہے وہ سب سے بُرا ہے" ملخصاً

اس سے بڑھ کر شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ نے جامعہ ازرفیہ مبارک پور اعظم یوپی کے متعدد مفتیان کرام کی تصدیقات کے ساتھ فقیر کے نام ایک فتویٰ میں فرمایا "یہ شخص صلح کلی ہے اور صلح کلیت ہے دینیت کی جڑ ہے" الخ

غزالیؒ زماں علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے غیر مبہم انداز میں فرمایا "وہ (پروفیسر) یہ سمجھتا ہے کہ میرے سوا نہ کسی کے پاس علم ہے اور نہ کسی کے پاس عقل ہے، اسے عنقریب اپنی انانیت کا پتہ چل جائے گا۔۔۔ وہ انانیت سے بھرا ہوا ہے۔ انتہائی متکبر ہے وہ تو کہتا ہے کہ میں نہ صرف دیابنہ کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں بلکہ یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ اُن کا عقیدہ کفریہ نہیں ہے۔ بہر حال وہ میرے پاس آیا تھا، میں نے اُس سے کہ دیا کہ آئندہ میرے پاس مت آنا، مجھے تکلیف ہوتی ہے جب کسی کے پاس آئے انسانیت کے ساتھ آئے لیکن وہ طاغوت بن کر آتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں کسی کی بات نہیں مانوں گا، ہر کوئی میری بات مانے، میں سمجھتا ہوں یہ گمراہ ہے۔"

(ماہنامہ البر لاہور اگست 1995، مدیر اعلیٰ مفتی غلام سرور قادری سابق صوبائی وزیر اوقاف پنجاب بحوالہ کیسٹ علامہ کلظمی صاحب)

صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی کی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ السعید ملتان میں مولانا شبیر پاشمی نے لکھا ہے کہ "پروفیسر طاہر القادری نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے مساوی ہے، حضور غزالیؒ زماں رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل و براہین سے مساوی دیت کا رد فرمایا ہے اور عورت کی نصف دیت کے انکار کو گمراہی قرار دیا اور طاہر القادری صاحب کی اپنے دارلعلوم انوار العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ میں آمد و شرکت پر پابندی لگادی۔" (ماہنامہ السعید ماہ فروری 1996)

خود غزالیؒ زماں علیہ الرحمۃ نے پروفیسر طاہر القادری کی گمراہ کُن تحقیق کہ عورت کی دیت مرد کے برابر ہے، پر محققانہ رد و ابطال فرماتے ہوئے ایک مستقل کتاب "اسلام میں عورت کی دیت" تصنیف فرمائی، جس میں منکر اجماع کو ضال و مفصل (گمراہ اور گمراہ کرنے والا) قرار دیا ہے۔ اسی طرح صدر الشریعت علیہ الرحمۃ کے خلف اکبر علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، شیخ الحدیث دارلعلوم امجدیہ کراچی اور مفتی اعظم کراچی، علامہ مفتی وقار الدین قادری نے "وقار الفتاویٰ" میں طاہر القادری کے افکار جدیدہ اور مرد کے برابر عورت کی دیت کا رد بلیغ فرمایا ہے اور دارلعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے سابق مہتمم اور جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ کے شیخ الحدیث علامہ مفتی تقدس علی خان صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے مقالہ جواب الجواب میں پروفیسر صاحب کا رد بلیغ فرمایا ہے۔ اُمید ہے کہ فقیر کی یہ تحریر "کیو ٹی وی" سُن کر استفسار کرنے والے علماء و احباب اہلسنت کی تشفی کے لئے شافی و کافی ثابت ہوگی۔ فقیر کے پیش کردہ حوالہ جات کو اگر کوئی اپنے منفی جذبہ سے غلط اور خلاف واقع تصور کرتا ہے تو براہ راست جناب پروفیسر صاحب سے جوابی لفافہ کے ساتھ وضاحت طلب کرے اور اُن کے جواب کی فوٹو کاپی فقیر کو ارسال کرے اور اگر خود بدولت پروفیسر صاحب تینوں قسطوں میں مذکور ان حوالہ جات سے اظہار برأت و لاتعلقی کریں تو وہ اپنے ماہنامہ منہاج میں چھاپ دیں کہ میں حسام الحرمین شریفین کے جملہ فتاویٰ تکفیر کی مکمل تائید و حمایت کرتا ہوں اور عورت کی دیت مرد کے برابر تحقیق سے رجوع کریں۔ تمام فرقہ باطلہ کی اقتداء میں جواز نماز کے قول سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ منہاج القرآن کا کسی بھی قسم کے بدمذہب مخالفین اہلسنت کو رکن و عہدہ دار نہیں بنایا جائے گا"

وما علینا الا البلاغ المبین